السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مساجد میں نقش ونگار کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ قرآن وحدیث کے مطابق جواب دیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

واضح رہے کہ مساجد میں اس طرح کی ینا کاری اور نقش ونگاری جو نماز پڑھتے وقت نمازی کے لئے خلل اندازی کا باعث ہو، درست نہیں ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی زیب وزینت کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا، چنانچہ آپ نے ایک دفعہ منقش چادر میں نماز ادا کی تو بعد میں فرمایا : ’’اسے واپس کردو کیونکہ اس کے نقش ونگار کی وجہ سے میری توجہ ہٹ جانے کا اندیشہ ہے ۔ ‘‘ [صحیح بخاری، الصلوٰۃ : ۳۷۴]

اس حدیث کے تحت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو نمازی کے لئے دوران نماز توجہ ہٹانے کا باعث بنے مکروہ اورناپسندیدہ ہے، جیسا کہ نقش ونگار وغیرہ ۔ [فتح الباری، ص : ۴۸۳ ج ۱]

مساجد کی زیب وزینت اور نقش ونگاری کی مذمت کے متعلق کئی ایک احادیث میں صراحت کے ساتھ اسے علامات قیامت قرار دیتے ہوئے اس سے آپ نے منع فرمایا ہے، خاص طور پر جب ایسی چیزیں فخر ومباہات کا ذریعہ بن جائیں ۔ چنانچہ حدیث میں ہے : ’’مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ مساجد کو چونا گچ کروں یا انہیں نقش ونگار سے آراستہ کروں ۔ ‘‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ’’تم اپنی مساجد کو یہود ونصاریٰ کی طرح خوب مینا کاری سے آراستہ کروگے ۔ ‘‘ [صحیح ابن حبان : ۴/۷۰]

ایک اور حدیث میں ہے کہ لوگوں پر ایسا وقت ضرور آئے گا کہ ’’وہ اپنی مساجد کو فخر ومباہات کا ذریعہ بنائیں گے، نماز اور رشد وہدایت کے سامان سے اس کی تعمیر نہیں کریں گے ۔ ‘‘ [صحیح بخاری تعلیقاً]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ ’’جو قوم بد عملی کا شکار ہوتی ہے وہ مساجد کو نقش ونگاری اور بیل بوٹوں سے مزین کرنا شروع کردیتی ہے ۔ ‘‘ [ابن ماجہ : کتاب المساجد]

یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے، تاہم تائید کے لئے اسے پش کیا جاسکتا ہے ۔ مسجد کو مضبوط اور خوبصورت تو ضرور ہونا چاہیے لیکن نقش ونگار اور مینا کاری سے دور رکھنا چاہیے ۔ خاص طور پر محراب والی دیوار پر بیل بوٹے یا شیشہ لگانا جس سے نمازی کی توجہ دوسری طرف لگ جائے سخت معیوب ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد : 2، صفحہ : 78